Consultation with the people of character, wisdom and knowledge

سورۃ الشّوریٰ

Chapter 42

آیات 53

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ واراور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾

1-ح یعنی حلیم یعنی اللہ جو معاملات کی باریکیوں کے مطابق خطا کاروں کو سنورنے کے لئے مہلت فراہم کرنے والا ہے۔ م یعنی حکیم یعنی اللہ جو درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے۔

عٓسٓقٓ ﴿۲﴾

2-ع یعنی عزیز یعنی اللہ جو لامحدود قوتوں اور غلبے کا مالک ہے۔س یعنی سمیع یعنی اللہ جو سب کچھ سننے والا ہے۔ق یعنی قدوس یعنی اللہ جو ہر قسم کے نقائص سے پاک ہے (یہ وہ ارشاد کر رہا ہے کہ)!

كَذٰلِكَ يُوۡحِىۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳﴾

3-(اے رسولؐ) اسی طرح تمہاری اور اُن (رسولوں) کی طرف جو تم سے پہلے گزرے ہیں اللہ وحی بھیجتا رہا ہے کیونکہ وہ لامحدود قوتوں اور غلبے کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۴﴾

4-(اور یہ وہ اللہ ہے) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اُسی کے لئے ہے (یعنی کائنات کی ہر چیز اُس کے متعین کردہ مقاصد کی تکمیل کے لئے سرگرمِ عمل ہے، 57/1)۔اور وہ بلند و برتر اور لامحدود عظمتوں والا ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِهِنَّ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵﴾

5-(اس لئے، نوعِ انسان کو اپنی فسادانگزیوں سے طے شدہ حدود کو تباہ کرنے سے باز رہنا چاہیے، کیونکہ) بعید نہیں کہ آسمانوں کی تہیں اپنے اوپر سے پھٹ جائیں۔ حالانکہ فرشتے اپنے رب کی عظمتوں کے اعتراف میں اُس کی تحسین و ستائش کرتے ہوئے اِس نظام کو قائم رکھنے کے لئے پوری مستعدی سے سرگرمِ عمل ہیں اور وہ زمین میں

رہنے والوں کے لئے سامانِ حفاظت طلب کرتے رہتے ہیں۔ پورے ہوش وحواس سے سُن رکھو کہ بلاشبہ تباہیوں سے محفوظ رہنے کے لئے سامانِ حفاظت وہی دے سکتا ہے (غفور) اور وہی سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے، (رحیم)۔

وَالَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهُ حَفِیۡظٌ عَلَیۡهِمۡ ۖ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِوَکِیۡلٍ ﴿۶﴾

6-(یہ سب اِس لئے ہے کہ کائنات میں صرف ایک اللہ کا اختیار و اقتدار ہے) اور جو لوگ اِس کے علاوہ اوروں کو اپنا ولی سمجھتے ہیں تو وہ اُس کی نگاہوں میں ہیں۔ لیکن (اے رسولؐ) تم اُن کے ذمہ دار نہیں ہو۔

وَکَذٰلِکَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَمَنۡ حَوۡلَهَا وَتُنۡذِرَ یَوۡمَ الۡجَمۡعِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ فَرِیۡقٌ فِی الۡجَنَّةِ وَفَرِیۡقٌ فِی السَّعِیۡرِ ﴿۷﴾

7-اور اِسی طرح ہم نے یہ صاف اور واضح ضابطۂ احکام و قوانین اِس لئے وحی کیا ہے تاکہ (سب سے پہلے) اِس مرکزی بستی (مکہ) اور اِس کے اردگرد کی آبادیوں کو اُن کی غلط راہ کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کردو۔ اور تم انہیں اِس کی بھی تنبیہہ کردو کہ اِس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ وہ دن جب سب کو جمع کرلیا جائے گا (وہ طاری ہو کر رہے گا۔ اور اپنے اپنے اعمال کی جزا اور سزا کے مطابق) ایک گروہ ابدی مسرتوں کے باغات میں ہوگا اور دوسرا گروہ دوزخ میں ہوگا۔

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰکِنۡ یُّدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوۡنَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ﴿۸﴾

8-اور (یہ ٹھیک ہے کہ) اگر اللہ چاہتا تو وہ سارے (انسانوں) کو ضرور ایک ہی اُمت بنادیتا (اور وہ حیوانات کی طرح ایک ہی راستے پر چلنے پر مجبور ہوتے۔ اس لئے نہ اُن میں اختلاف کی صلاحیت ہوتی اور نہ حق و باطل کی کشمکش ہوتی۔ مگر اُس نے ایسا نہیں کیا اور انسان کو صاحبِ اختیار بنادیا، 18/29)۔ لیکن اللہ جسے مناسب سمجھتا ہے اُسے اس حالت میں داخل کردیتا ہے جہاں وہ اُس کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے اسے اس کے کمال تک لے جاتا ہے اور (اُن کے برعکس) جو لوگ ظالم ہیں اُن کے لئے نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔

اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الۡوَلِیُّ وَهُوَ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۫ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۹﴾ ع 1/9/2

9-(لہٰذا، اِن سے پوچھو کہ انہوں نے) جو اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا ولی قرار دے رکھا ہے (تو یہ انہوں نے کس دلیل اور حجت کی رو سے کیا ہے)۔ کیونکہ ولی تو صرف وہی اللہ ہے۔ (اس لئے کہ) وہی مُردوں کو زندگی عطا کرتا ہے اور اُسی نے ہر شے پر اُس کی مناسبت کے پیمانے مقرر کرکے اُن پر اپنا اختیار قائم کررکھا ہے۔

وَمَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِیۡهِ مِنۡ شَیۡءٍ فَحُکۡمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبِّیۡ عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ ٭ۖ وَ اِلَیۡهِ اُنِیۡبُ ﴿۱۰﴾

10-(بہر حال، مختلف رجحانات ومیلانات کی وجہ سے انسانوں میں مختلف معاملات میں اختلافات پیدا ہوجاتے ہیں)۔ چنانچہ جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو (تو اس کو ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ) اُس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے (یعنی اُس کا فیصلہ اللہ کے حکم وقانون کے مطابق کرلیا جائے۔ لہٰذا، اے رسول کہو اِن سے کہ) وہی اللہ ایسا ہے جو میرا رب ہے اور میں نے تو اُسی پر بھروسہ کررکھا ہے۔ اور میں (ہر معاملہ میں اُسی کے حکم وقانون کی) طرف رجوع کرتا ہوں۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا وَّ مِنَ الۡاَنۡعَامِ اَزۡوَاجًا ۚ یَذۡرَؤُکُمۡ فِیۡهِ ؕ لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱۱﴾

11-(اور ہر معاملے میں اُسی کی طرف رجوع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ) یہ وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین یعنی ساری کائنات کی مجموعی حالت کو پھاڑ کر اِسے پہلی بار وجود پذیر کیا اور اُسی نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لئے جوڑے بنائے (جو ایک دوسرے کے رفیق بنتے ہیں۔ اِسی طرح اُس نے) مویشیوں کے جوڑے بنادیے۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں اس (ساری دنیا) میں پھیلانے (کا انتظام کر) رکھا ہے۔ اُس کی مثل کوئی شے نہیں ہے (جو یہ سب کچھ کرسکے)۔ وہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔

لَهٗ مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۱۲﴾

12-اُس کے پاس آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں یعنی اُسی کے پاس اِن کے اختیارات واقتدارات ہیں۔ اور جس کے لئے وہ مناسب سمجھتا ہے اس کے لئے زندگی کی نشوونما کے سامان میں فراوانیاں پیدا کردیتا ہے (اور جس کے لئے مناسب نہیں سمجھتا اس کے لئے رزق کو) ناپ تلا کردیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔

(**نوٹ**: رزق میں تنگی اور فراخی اللہ اس لئے کرتا ہے کہ وہ آزمائے، 6/165)۔

شَرَعَ لَکُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوۡحًا وَّ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ وَ مَا وَصَّیۡنَا بِهٖۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ مُوۡسٰی وَ عِیۡسٰۤی اَنۡ اَقِیۡمُوا الدِّیۡنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوۡا فِیۡهِ ؕ کَبُرَ عَلَی الۡمُشۡرِکِیۡنَ مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَیۡهِ ؕ اَللّٰهُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَهۡدِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ یُّنِیۡبُ ﴿۱۳﴾

13-(لہٰذا، جس طرح ساری کائنات کے لئے اللہ نے قوانین مقرر کررکھے ہیں، اسی طرح) اُس نے تمہارے لئے اپنے احکام وقوانین پر مبنی نظامِ زندگی کا سیدھا، واضح اور کھلا راستہ مقرر کررکھا ہے، جس کو قائم کرنے کا حکم اُس نے نوح کو دیا تھا اور جس کو ہم نے (اے رسولؐ) تمہاری طرف وحی کیا ہے۔ اور اِسی کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا کہ تم

یہی نظامِ زندگی قائم کرو۔ مگر (یاد رکھو) اِس میں تفرقہ پیدا مت کرنا۔ (کیونکہ دین کا بنیادی مقصد ہی اختلافات ختم کر کے ایک اللہ کے راستے پر چلانا ہے۔ لیکن اگر اختلافات کرنے والے اپنے تفرقے ختم نہیں کرتے تو اُن کے لئے شدید ترین عذاب ہے، 3/105)۔ (اور اے رسولؐ!) جو لوگ مشرک ہیں یعنی جو لوگ مختلف قوتوں کو اللہ کے اختیار و اقتدار میں شریک کرنے والے ہیں اور اللہ کے احکام وقوانین میں اپنے خود ساختہ احکام وقوانین بھی شامل کیے رکھتے ہیں تو اُنہیں تمہاری یہ دعوت (جو صرف ایک اللہ کے احکام وقوانین کی اطاعت اور مختلف گروہوں اور فرقوں کو مٹا کر، وحدتِ انسانیت کی دعوت ہے) بہت ناگوار گزرتی ہے۔ (باقی رہا ان کا یہ اعتراض کہ نبوت کے لئے اِسی رسول کو منتخب کیوں کیا گیا، تو اِن سے کہہ دو کہ اس کے لئے) اللہ جسے موزوں سمجھتا ہے اپنی طرف سے چُن لیتا ہے۔ (اور یہ انتخاب اللہ کے معیاروں کے مطابق ہی ہوتا ہے نہ کہ انسانی معیاروں کے مطابق)۔ اور وہ اپنی طرف ہدایت اُسے دیتا ہے جو اُس کی طرف رجوع کرلے۔

وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًاۢ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡرِثُوا الۡكِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ﴿۱۴﴾

14- (رہا ان کا یہ سوال کہ جب دین شروع سے ہی ایک تھا، تو پھر مختلف فرقے اور عقیدے کیسے وجود میں آگئے۔ تو وجہ یہ تھی کہ ہر نبی اللہ کی وحی کی روشنی میں اختلافات مٹا کر چلا جاتا، مگر اس کے بعد اس کے پیروکار اپنے اپنے مفادات اور تعصب کے پیشِ نظر وحی کو توڑ مروڑ لیتے اور خود ساختہ طریقوں کے مطابق اپنے معاملات طے کرتے، یوں ایک ہی دین کے پیروکار مختلف فرقوں میں بٹ جاتے)۔ چنانچہ جب اُن کے پاس (وحی) کا علم آجاتا تو وہ اپنی آپس کی ضد کی وجہ سے اس میں فرقے تفرقے پیدا کردیتے (اور اِس کے لئے بھی وحی کو ہی بہانہ و بنیاد بناتے)۔ حالانکہ اگر (اللہ چاہتا) تو اِن لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ فوراً کردیا جایا کرتا۔ لیکن تمہارے رب نے اپنی طرف سے پہلے ہی سے یہ قانونِ مہلت مقرر کررکھا ہے (کہ عمل اور اُس کا نتیجہ میں ایک وقفہ ہوگا۔ اب یہ کتاب انہی اختلافات کو مٹانے کے لئے نازل کی گئی ہے)۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا ہے، وہ اِس کے متعلق شکوک وشبہات میں پڑے ہوئے ہیں۔

فَلِذٰلِكَ فَادۡعُ‌ۚ وَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ‌ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ‌ۚ وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ كِتٰبٍ‌ۚ وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَيۡنَكُمُ‌ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ‌ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ‌ؕ لَا حُجَّةَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمُ‌ؕ اَللّٰهُ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا‌ۚ وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُؕ ﴿۱۵﴾

15- لیکن (اے نبیؐ! اس طرح کے پیروکاروں اور وارثوں سے افسردہ خاطر ہونے کی ضرورت نہیں، تمہارا کام یہ ہے کہ) تم اس دعوت کو عام کرتے جاؤ۔ اور جیسا میں تمہیں حکم دیے جا رہا ہوں، تم اس پر قائم رہو۔ اور تم ان لوگوں کی خواہشات کے مطابق مت چلنا۔ اور انہیں واضح طور پر بتا دو کہ میں ہر اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جسے اللہ نے نازل کر رکھا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل قائم کروں۔ (یاد رکھو کہ) اللہ ہی ہمارا رب ہے اور وہی تمہارا رب ہے۔ لہٰذا، ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں (جن کے مطابق ہمیں اپنا اپنا حساب دینا پڑے گا اس لئے) ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث وتکرار نہیں۔ اللہ ہم سب کو جمع کرلے گا (اور اُس دن سب اعمال کے نتائج نکھر کر سامنے آجائیں گے)۔ اور ہم اُسی کی طرف واپس چلے جا رہے ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ يُحَآجُّوۡنَ فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِيۡبَ لَهٗ حُجَّتُهُمۡ دَاحِضَةٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ﴿۱۶﴾

16- اور جن لوگوں نے (نازل کردہ نظامِ زندگی) کو قبول کرلینے کے بعد، اللہ کے بارے میں بحث وتکرار کو اپنائے رکھا، تو اُن کی بحث وتکرار ان کے رب کے نزدیک بالکل باطل ہے۔ اور وہ اِس نافرمانی پر سخت سزا پائیں گے (غضب)۔ اور شدید عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ وَالۡمِيۡزَانَ‌ؕ وَمَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيۡبٌ ﴿۱۷﴾

17- (کیونکہ یہ) اللہ وہ ہے جس نے اِس ضابطۂ احکام وقوانین کو ناقابلِ انکار سچائی اور ایسا ترازو بنا کر نازل کیا ہے جس میں ہر عمل ٹھیک ٹھیک تُلتا اور اُس کا نتیجہ سامنے آتا ہے (میزان)۔ مگر (ان سے کہو) کہ تمہیں کیا خبر! کہ ہوسکتا ہے! وہ گھڑی قریب آچکی ہو (جب اعمال کے نتائج سامنے آجائیں گے)۔

يَسۡتَعۡجِلُ بِهَا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِهَا‌ ۚ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مُشۡفِقُوۡنَ مِنۡهَا ۙ وَيَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهَا الۡحَـقُّ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُمَارُوۡنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۱۸﴾

18- مگر وہ لوگ جو (قیامت کی اِس گھڑی) کو تسلیم نہیں کرتے، وہ جلدی مچاتے ہیں (کہ جس قیامت کی دھمکی دی جاتی ہے وہ فوراً آ کیوں نہیں جاتی)۔ لیکن (اِن کے برعکس) جو لوگ تسلیم کرتے ہیں (کہ قیامت آ کر رہے گی) تو وہ اِس سے بہت زیادہ خوف زدہ رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ ایک ناقابلِ انکار سچائی ہے۔ یاد رکھو! جو لوگ قیامت کے واقع ہونے کے بارے میں ذرا سا بھی شک وتردد رکھتے ہیں وہ صحیح راستے سے ہٹ کر بہت دُور چلے جاتے ہیں۔

ع 2 10 3

اَللّٰهُ لَطِيۡفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَهُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ ﴿۱۹﴾

19-(بعض لوگ سوچتے ہیں کہ اگر اللہ کے اور اُس کے دین کے مخالفین غلط راستے پر چل رہے ہیں تو انہیں اس قدر رزق اور مال و دولت کیوں مل رہا ہے؟ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں تک رزق کا معاملہ ہے) تو اللہ اپنے بندوں سے نرمی برتتا ہے اور جسے وہ مناسب و موزوں سمجھتا ہے اُسے رزق دیتا ہے۔ کیونکہ وہ بہت ہی قوت والا ہے اور اپنی لامحدود قوتوں کی وجہ سے غالب ہے۔

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِىۡ حَرۡثِهٖ‌ۚ وَمَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِيۡبٍ ﴿۲۰﴾

20-(بہرحال) جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں (یعنی آخرت کے لئے دعا مانگنے والا، آخرت میں اعمال کی جوابدہی کے خوف سے درست اعمال کرتے رہنے کی کوشش میں لگا رہے گا جس کی وجہ سے اُسے آخرت میں خوشگواریاں، آسانیاں اور سرفرازیاں حاصل ہوں گی)۔ اور (اِس کے برعکس) جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اُس کو اُس میں سے کچھ عطا کر دیتے ہیں۔ لیکن پھر اُس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ (لہٰذا، دعائیں مانگنے والے دنیا کی بھی خوشگواریاں مانگیں اور آخرت کے لئے بھی خوشگواریاں مانگیں، 7/156)۔

اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا لَمۡ يَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ‌ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۲۱﴾

21-(اور اللہ سے دُور ہٹے رہنے والوں نے زندگی کے جو غلط اور بے معنی عقیدے اور رسمیں اپنا رکھی ہیں، تو کبھی سوچا تم نے کہ) اِن لوگوں نے کچھ ایسی ہستیوں کو اللہ کے اختیار و اقتدار میں شامل کر رکھا ہے جنہوں نے اِن کے لئے ایسا زندگی کا راستہ (دین) مقرر کر دیا ہے کہ جس کی اجازت اللہ نے دی ہی نہیں (کیونکہ یہ تو خود ساختہ شریعتوں پر مبنی ہوتا ہے)۔ چنانچہ اگر فیصلے کی بات پہلے طے نہ ہو گئی ہوتی (یعنی اگر اللہ کا قانونِ مہلت کارفرما نہ ہوتا، تو زندگی کی ان غلط راہوں کے نتائج ان کے سامنے فوراً آ جاتے) اور فیصلہ ہو جاتا۔ لہٰذا، وہ لوگ جو (اللہ) کے حقوق کم کر کے یا اُس سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کے مجرم بنے رہتے ہیں (یعنی اللہ کا نظامِ زندگی اختیار کرنے کی بجائے دوسروں کی خود ساختہ شریعتیں اپنائے رہتے ہیں) تو انہیں الم انگیز عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

تَرَى الظّٰلِمِيۡنَ مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمۡ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىۡ رَوۡضٰتِ الۡجَـنّٰتِ‌ ۚ لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ﴿۲۲﴾

22-(چنانچہ، اے نوعِ انسان! اُس وقت) تم دیکھو گے کہ یہ ظالم لوگ جو کرتے کماتے رہے ہیں، وہ اُن (کے نتائج

سامنے دیکھ کر کس قدر) خوف زدہ ہوں گے۔ مگر وہ (عذاب) اُن پر واقع ہو کر رہے گا۔ (اِن کے برعکس) جو لوگ نازل کردہ سچائیوں کو تسلیم کر کے امن کی حالت میں آ گئے اور سنور نے سنوارنے کے کام کرتے رہے تو وہ ابدی مسرتوں کے ایسے باغات میں ہوں گے (جنت) جہاں ندیاں، پھول اور شادابیاں ہوں گی (روضت)۔ وہ جو کچھ چاہیں گے اُن کا نشو و نما دینے والا اُنہیں دے گا۔ یہ ہے وہ بہت ہی بڑی فضیلت (کہ انسان جو کچھ چاہے، اللہ اُسے دیتا رہے)۔

ذٰلِكَ الَّذِیۡ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَمَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِیۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ﴿۲۳﴾

23- یہ ہیں وہ (خوشگواریاں اور سرفرازیاں) جن کی خوشخبری اللہ اپنے اُن بندوں کو دیتا ہے جو نازل کردہ سچائیوں کو تسلیم کر کے امن کی حالت میں آ گئے اور وہ سنورنے سنوارنے کے کام کرتے رہے۔ (چنانچہ اے رسولؐ! اپنے اِن مخالفین سے یہ بھی) کہہ دو (کہ میں جو تمہیں تباہیوں سے بچا کر بھلائیوں کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہوں تو اِس میں میرا ذاتی فائدہ کچھ نہیں) میں اس کے بدلے میں سوائے عام رشتوں ناطوں کے تعلقات کی محبت کے تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ اور (یاد رکھو کہ) جو شخص حُسن و توازن کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے تو ہم اُس کے لئے حسین خوشگواریوں میں اضافہ کرتے جاتے ہیں۔ (اگر تم ایسا کرو گے تو دیکھو گے) کہ اللہ تمہیں کس طرح نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے (غفور)۔ (کیونکہ وہ ایسے لوگوں کی) قدر کرنے والا ہے (شکور)۔

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخۡتِمۡ عَلٰی قَلۡبِكَ ؕ وَیَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَیُحِقُّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾

24- (اس کے ضابطۂ ہدایت کے متعلق، جس میں اے رسولؐ! تمہارے ذاتی مفاد کا شائبہ تک نہیں) یہ لوگ کہتے ہیں! کہ اسے خود وضع کر لیا گیا ہے اور اللہ کی طرف یونہی منسوب کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ (اگر یہ قرآن اللہ کی مرضی کے مطابق نازل نہ ہوتا) تو اللہ چاہتا تو تمہارے دل پر ایسی مہر لگا دیتا (کہ اِس کا یعنی قرآن کا کوئی خیال تک بھی تمہارے دل سے گزرنے نہ پاتا)۔ لیکن (اس بات کا ثبوت کہ یہ واقعی اللہ کی طرف سے ہے، وہ یہ ہے کہ) اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ سینوں میں یعنی جذبات و احساسات میں ابھرنے والے ہر تاثر تک کو جانتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَیَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾

25- اور یہ وہی (اللہ) ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے (یعنی جو غلط راہ کو چھوڑ کر واپس اُس کی طرف آ جائے، وہ

اُس کی واپسی قبول کر لیتا ہے) اور اُن کی خطاؤں سے درگزر کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم کیا کیا کرتے ہو۔

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَالْكٰفِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾

26-اور (اللہ ان لوگوں کی دعائیں) قبول کرتا ہے جو نازل کردہ سچائیوں کو تسلیم کر کے امن کی حالت میں آجاتے ہیں اور سنورنے سنوارنے کے کام کرتے رہتے ہیں تو اللہ انہیں اپنی فضیلتوں و فراوانیوں سے اور زیادہ عطا کر دیتا ہے۔ اور جو لوگ اِن سچائیوں سے انکار کرتے رہتے ہیں تو اُن کے لئے شدید عذاب ہے۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۚ إِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾

27-اور (اللہ نے حُسن و توازن قائم رکھنے کے لئے پیمانے اور اندازے مقرر کر رکھے ہیں، مثلاً) اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں سرکشی کرتے۔ اسی لئے وہ ایک حساب سے جتنا مناسب سمجھتا ہے اتنا ہی (رزق) نازل کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا اور انہیں دیکھنے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾

28-اور (جب خشک سالی ہو جاتی ہے اور) جب لوگ (پیداوار سے) مایوس ہو جاتے ہیں، تو یہ وہی ہے جو اِس کے بعد بارش نازل کرتا ہے اور اپنی مدد و رہنمائی سے (رزق کی فراوانیاں) بکھیر دیتا ہے کیونکہ وہ کارساز ہے۔ اور وہ اپنی ذات و صفات میں اِس قدر بے خطا اور بے نقص ہے کہ اُس پر خود بخود تحسین و آفرین طاری رہتی ہے، (الحمید)۔

وَمِنْ آيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَآءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾

ع 3 10 4 رکوع

29-اور (صرف یہی نہیں بلکہ) آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور اُس نے جو اِن میں چلنے پھرنے والی جاندار مخلوقات پھیلا رکھی ہیں، تو (یہ سب) اُس کی آیات یعنی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ اِس پر بھی اختیار رکھتا ہے کہ انہیں جب چاہے اکھٹا کر دے۔

(نوٹ: اِس آیت میں ایک مطلب تو یہ نکل سکتا ہے کہ زمین میں اور آسمانوں میں جو چلنے پھرنے والی مخلوقات کی آبادیاں ہیں، انہیں اللہ جب چاہے اکٹھا کر سکتا ہے اور اُن میں باہمی ربط پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن دوسرا مطلب یہ بھی نکل سکتا ہے کہ اللہ جب چاہے قیامت طاری کر کے آسمانوں اور زمین میں پھیلائی جانے والی مخلوقات کو اکٹھا کر لے)۔

وَمَآ أَصٰبَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾

30-بہرحال (یاد رکھو) کہ تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی پیدا کردہ ہوتی ہے۔ حالانکہ (تمہاری بہت سی خطاؤں کو) تو وہ ویسے ہی معاف کر دیتا ہے۔

وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۚۖ وَمَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ﴿۳۱﴾

31- (لیکن ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم اللہ کے احکام وقوانین کو توڑتے چلے جاؤ، اور پھر اپنے اعمال کے تباہ کن نتائج سے بچ سکو)۔ کیونکہ تم (اللہ کے قوانین کو) پوری روئے زمین پر کہیں شکست نہیں دے سکتے۔ اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) اللہ کے علاوہ نہ ہی تمہارا کوئی ولی اور نہ ہی کوئی تمہارا مددگار ہوسکتا ہے۔

وَمِنۡ اٰیٰتِہِ الۡجَوَارِ فِی الۡبَحۡرِ کَالۡاَعۡلَامِ ﴿ؕ۳۲﴾

32- اور (تم غور کرو اور دیکھو کہ اُس نے سمندروں کو ایسا بنا دیا) کہ یہ اس کی آیات میں سے ہے، کہ پہاڑوں جیسی بڑی بڑی کشتیاں سمندر میں (تیرتی چلی جاتی ہیں)۔

اِنۡ یَّشَاۡ یُسۡکِنِ الرِّیۡحَ فَیَظۡلَلۡنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَہۡرِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿ۙ۳۳﴾

33- اگر وہ چاہتا تو (ایسا بھی ہوسکتا تھا کہ ہوائیں چلا نہ کرتیں) ساکن رہا کرتیں، تو پھر (یہ کشتیاں جو بادبانوں سے چلتی ہیں) سطحِ (سمندر) پر کھڑی کی کھڑی رہ جاتیں۔ (سوچو کہ یہ سارا نظامِ کائنات کن حقائق کی خبر دیتا ہے؟) کیونکہ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ اِس میں ہر (اُس قوم) کے لئے آیات ہیں جو ثابت قدمی سے (اِن حقائق پر تحقیق جاری رکھتی ہے) اور اِن کی قدردانی کرتی ہے (یعنی اِن حقائق سے فائدے اٹھاتی ہے)۔

اَوۡ یُوۡبِقۡہُنَّ بِمَا کَسَبُوۡا وَیَعۡفُ عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿۫۳۴﴾

34- اور یہ بھی ہے کہ (جو لوگ ایسا نہیں کرتے، اور اِن حقائق سے فائدے نہیں اٹھاتے) تو انہیں، اللہ یا تو اُن کے (نکمے) اعمال کی وجہ سے تباہ و برباد کردیتا ہے یا اُن میں اکثر سے درگزر بھی کرجاتا ہے۔

وَّیَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَہُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۳۵﴾

35- اور (ایسے حقائق پر غور و فکر کرنے کی بجائے) جو لوگ ہمارے احکام وقوانین کے بارے میں جھگڑے ہی اختیار کیے رکھتے ہیں، تو انہیں علم ہونا چاہیے کہ اُن کے لئے (اللہ کے قوانین کی گرفت سے بچ کر) بھاگ نکلنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔

فَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ﴿ۚ۳۶﴾

36- لہٰذا (اِن احکام وقوانین کو مت پسِ پشت ڈالو اور اِس کے مطابق ہی زندگی بسر کرو کیونکہ) تمہیں جو شے بھی عطا کی گئی ہے تو وہ صرف دنیا کی زندگی کے لئے سروسامان ہے۔ (مگر اس کی وجہ سے اپنا انجام تباہ نہ کرلو، کہ اِس سے غلط فائدے اٹھاتے رہو۔ کیونکہ) جو اللہ کے پاس ہے وہ خوشگواری و سرفرازی عطا کرنے والا ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ مگر یہ ہے، اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے نازل کردہ احکام وقوانین کی سچائیوں کو تسلیم کرلیا اور اپنے رب (کی ہر

بات پر) پورا پورا بھروسہ کرلیا۔

وَالَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾

37-اور (ایسے اجر کا حق دار ہونے کے لئے جو مزید احکام ہیں، اب ان کی آگاہی حاصل کرو، جو یوں ہے کہ) جو لوگ بڑے بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور (جو لوگ بچتے ہیں) اُن کاموں سے جو جنسی حدیں توڑنے کی طرف مائل کرنے والے ہوتے ہیں (فواحش) اور وہ لوگ کہ جب اُن پر غصہ طاری ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ کو (فوراً تدبر اور تحمل) کی حفاظت میں لے آتے ہیں (تو وہ بھی اُس خوشگوار اجر کی امید رکھ سکتے ہیں، جو اُن کے رب کے پاس ہے)۔

وَالَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۖ وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ ۖ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳۸﴾

38-اور جن لوگوں نے اپنے رب (کی طرف سے بتلایا گیا زندگی کا راستہ) قبول کیے رکھا۔ اور نظامِ صلٰوۃ کو قائم رکھنے کی تگ و دو کرتے رہے۔ اور (زندگی کے معاملات میں جب بھی کوئی فیصلہ کرتے ہیں، تو اُن کے ہر) معاملے کا (فیصلہ، مشورہ دینے کے اہل لوگوں کے ساتھ) باہم مشورہ (پر مبنی ہوتا ہے) اور جو زندگی کی نشوونما کا سامان ہم نے انہیں دے رکھا ہے، وہ اُسے (حقیقی ضرورت مندوں) کے لئے کھلا رکھتے ہیں (تو ایسے لوگ بھی اُس خوشگوار اجر کی امید رکھ سکتے ہیں جو اُن کے رب کے پاس ہے)۔

وَالَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الۡبَغۡىُ هُمۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾

39-اور وہ لوگ کہ جب انہیں (کسی) سے ظلم پہنچتا ہے، تو وہ (اُس سے، قوانینِ عدل کے ذریعے) بدلہ لیتے ہیں۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾

40-اور بُرائی کا بدلہ اُسی بُرائی کی مثل ہوتا ہے۔ البتہ (اگر وہ دیکھے کہ زیادتی کرنے والا اپنے کیے پر نادم ہے، اور اگر اُسے معاف کر دیا جائے تو اُس کی اصلاح ہو سکتی ہے) تو اس نے معاف کر دیا اور اِس طرح اُس نے (زیادتی کرنے والے کی) اصلاح کر دی، تو اِس طرح کے (رویوں اور طریقوں) کا (حسین و خوشگوار) اجر اللہ کے ذمے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ظالموں کو قطعئی طور پر اپنی محبت نہیں دیتا۔

وَلَمَنِ انۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ؕ ﴿۴۱﴾

41-اور یقیناً جو شخص اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (قوانینِ عدل کے ذریعے) بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر (ملامت و گرفت) کی کوئی راہ نہیں نکالی جاسکتی۔

اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَيَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴۲﴾

42-(ان کے برعکس، ملامت وگرفت) کی راہ تو اُن لوگوں کے لئے ہے جو انسانوں کے طے شدہ حقوق سے انکار کر کے اُن سے زیادتی وبے انصافی کرتے ہیں اور وہ بغیر کسی درست وجہ کے، زمین میں امن واطمینان تباہ کر کے، زندگی کا حسن وتوازن بگاڑ دیتے ہیں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے الم انگیز عذاب ہے۔

وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾

43- لیکن جو لوگ (انصاف وسچائی کی راہ) پر ثابت قدم رہیں۔ اور (کمزوروں پر ظلم وزیادتی کرنے کی بجائے) انہیں اپنی حفاظت میں لیے رہیں، تو حقیقت یہ ہے کہ یہ بڑی ہمت والے کاموں میں سے ہیں۔

وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ وَّلِیٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَتَرَی الظّٰلِمِیۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ یَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِیۡلٍ ﴿ۚ۴۴﴾

44-اور (جو کوئی اِس کے برعکس، غلط راہ پر ہی چلتا رہے، تو پھر) اللہ اُسے غلط راہ پر ہی چڑھائے رکھتا ہے، تب اُس کے لئے اس کے بعد کوئی کارساز نہیں ہوسکتا۔ (اِس قسم کی سرکشی اختیار کرنے والے) ظالموں کو تم دیکھو گے کہ (اُن کا حال یہ ہوگا کہ) جب وہ عذاب کو اپنے سامنے دیکھیں گے تو چلا اٹھیں گے کہ کیا اِس سے واپس چلے جانے کی کوئی راہ ہوسکتی ہے؟

وَتَرٰىهُمۡ یُعۡرَضُوۡنَ عَلَیۡهَا خٰشِعِیۡنَ مِنَ الذُّلِّ یَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِیٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِیۡهِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۴۵﴾

45-اور تم دیکھو گے کہ جب وہ اُس (عذاب) کے رُوبرو رُسوا کیے ہوئے لائے جائیں گے (تو اُس وقت اُن کی سب سرکشی اور رعونت ختم ہوچکی ہوگی اور) وہ نہایت عاجزی اختیار کیے ہوئے ہوں گے اور کنکھیوں (سے اِدھر اُدھر) دیکھیں گے (کہ کیا اُن پر کوئی ترس کھاتا ہے؟) اور جو اہلِ ایمان ہوں گے وہ اُن سے کہیں گے (کہ تم نے دیکھ لیا کہ آخرِ کار) حقیقت میں وہی لوگ خسارہ پانے والوں میں رہے جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اُن سب کو جن کا اُن سے تعلق تھا نقصان میں مبتلا کر ڈالا۔ (اور ایک بار پھر تمہیں) خبردار کیا جاتا ہے، کہ وہ لوگ جو دوسروں کے حقوق سے انکار کر کے زیادتی وبے انصافی کے مجرم بنتے ہیں، تو وہ ایسے عذاب میں رہیں گے جو اُن پر ہمیشہ طاری رہے گا۔

وَمَا کَانَ لَهُمۡ مِّنۡ اَوۡلِیَآءَ یَنۡصُرُوۡنَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ سَبِیۡلٍ ﴿ؕ۴۶﴾

46-اور (اُس وقت) سوائے اللہ کے، کوئی سرپرست ایسا نہ ہوگا جو اُن کی مدد کرسکے۔ چنانچہ جو (غلط راہ اختیار کیے رکھتے ہیں، تو پھر) اللہ بھی انہیں غلط راہ پر چڑھائے رکھتا ہے اور تب انہیں کوئی ایسی راہ نہیں ملتی جو (ہدایت کو جاتی ہے)۔

اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِرَبِّکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ مَّلۡجَاٍ یَّوۡمَئِذٍ وَّمَا لَکُمۡ مِّنۡ نَّکِیۡرٍ ﴿۴۷﴾

47-(لہٰذا، اے رسولؐ! تم ان سے کہہ دو کہ) تم اپنے رب کی (اس دعوت) کو قبول کرلو (اور اُس کے احکام وقوانین کی اطاعت کرلو) اِس سے پہلے کہ اللہ کی طرف سے وہ دور آجائے جو آکر واپس نہیں جایا کرتا۔ اُس وقت نہ تو تمہیں کوئی پناہ مل سکے گی، اور نہ تم (اپنے جرائم سے) انکار کرکے (بچ سکو گے)۔

(نــوٹ: یہ 42/47 قیامت اور قیامت سے پہلے انسانوں پر سزاؤں، زوالوں اور عذابوں کی آگاہی دیتی ہے یعنی اللہ کے قوانین کے خلاف چلتے رہنے سے انسانوں پر ایسے ایام، ادوار یا زمانے طاری ہوسکتے ہیں جو سرکش اقوام کو یا انسانوں کے سرکش گروہوں کو تباہ وبرباد کیے رکھیں)۔

فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ؕ اِنۡ عَلَيۡكَ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ فَاِنَّ الۡاِنۡسَانَ كَفُوۡرٌ ﴿۴۸﴾

48-(یہ سب کچھ واضح کردینے کے بعد) پھر اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں، تو ہم نے تمہیں اِن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ تمہارے ذمے صرف یہ ہے کہ (اِس ضابطۂ ہدایت کو) اِن تک پہنچا دو۔ اور (یہ منہ اس لئے پھر رہے ہیں کہ اِن کے پاس زندگی کے سروسامان کی فراوانیاں ہیں)۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ہم انسان کی اپنی طرف سے مدد ورہنمائی کرتے ہوئے اُسے اُس کے کمال تک لئے چلتے ہیں تو وہ اِس سے اترانے لگ جاتا ہے اور اگر اُسے اس کے بدلے میں کوئی مصیبت پہنچے جو اُس کے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہوتی ہے (تو اس کا سارا الزام اللہ پر دھر دیتا ہے)۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکرا واقع ہوا ہے۔

لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ الذُّكُوۡرَ ۙ ﴿۴۹﴾

49-(بہر حال، اِن کے اس طرح منہ پھیر لینے سے اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ) آسمانوں اور زمین میں یعنی ساری کائنات میں سارا اختیار واقتدار ہی اللہ کا ہے اور وہ جو مناسب سمجھتا ہے وہی تخلیق کرتا ہے۔ وہ جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے اُسے بیٹیاں عطا کر دیتا ہے اور جس کے لئے موزوں سمجھتا ہے اُسے بیٹا عطا کر دیتا ہے۔

اَوۡ يُزَوِّجُهُمۡ ذُكۡرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجۡعَلُ مَنۡ يَّشَآءُ عَقِيۡمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌ قَدِيۡرٌ ﴿۵۰﴾

50-یا (وہ ایسا بھی کر دیتا ہے) کہ کسی کو اکٹھے بیٹے اور بیٹیاں (دونوں) عطا کرتا ہے۔ اور جس کو وہ مناسب سمجھتا ہے اُسے بانجھ یعنی بے اولاد کیے رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ مناسبت کے تمام پیمانوں کا علم رکھنے والا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحۡيًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوۡ يُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَيُوۡحِيَ بِاِذۡنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيۡمٌ ﴿۵۱﴾

51-اور (یہ جو ہدایت کے ضابطے نوعِ انسان کی طرف نازل کیے گئے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ جس کا جی چاہے وہ اللہ سے براہِ

راست گفتگو کر کے حاصل کر لے کیونکہ) کسی بشر کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اللہ سے کلام کرے، مگر وحی کے ذریعے (وہ اپنے پیغام بھیجتا ہے) یا ایک پردہ (حائل ہوتا ہے) جس کے پیچھے سے (پیغام پہنچ سکتا ہے)۔ یا وہ رسول بھیجتا ہے جو اُن تک اُس کے حکم کے مطابق وہ وحی پہنچاتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ (یہ انتظام، اُس اللہ کی طرف سے ہے) جو بلندیوں کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا كُنۡتَ تَدۡرِىۡ مَا الۡكِتٰبُ وَلَا الۡاِيۡمَانُ وَلٰـكِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهۡدِىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۙ﴿۵۲﴾

52- اور اِسی طرح (اے رسولؐ) ہم نے اپنے حکم سے ایک روح (یعنی قرآن) تمہاری طرف وحی کیا ہے۔ (اس سے پہلے تو) تمہیں علم ہی نہیں تھا (کہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ) کتاب کیا ہوتی ہے اور نہ (تم یہ جانتے تھے کہ) ایمان کیا ہوتا ہے۔ لیکن ہم نے (اِس قرآن کو ایک جگمگاتا ہوا) نور بنا دیا، جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے مناسب سمجھتے ہیں، (اس کی اِس کے مطابق) درست راہ کی جانب رہنمائی کر دیتے ہیں۔ اور بلاشبہ تم (نوعِ انسان) کی درست ومتوازن راستے کی طرف رہنمائی کرنے والے ہو۔

(**نوٹ**: یہ آیت 42/52 بھی آگاہی دیتی ہے کہ روح ایسی مخلوق ہے 97/4، جو اللہ کے حکم سے کسی بھی شکل میں ظاہر ہو سکتی ہے۔ اِس آیت میں یہ آگاہی ہے کہ ''روح'' قرآن کی شکل میں نوعِ انسان پر حضرت محمدؐ کے ذریعے ظاہر ہوئی اور آیت 32/9 کے مطابق ''رُوح'' کی اِس مخلوق کو نوعِ انسان پر طاری کر دیا گیا جس سے انسان جانوروں سے کہیں زیادہ بہترین صفات کا مالک ہو گیا۔ روح انسانی شکل میں مریمؑ کے سامنے بھی ظاہر ہوئی اور اُس نے اُنہیں حضرت عیسٰیؑ کی پیدائش کی خوشخبری دی اور آیت 26/193 ''روح'' روح الامین یعنی جبرائیل کی شکل میں نازل ہوئی۔ لیکن روح صرف ایسی شکل اختیار کرتی ہے جو کسی بھی لحاظ سے شر، شیطانی یا تخریبی نہ ہو۔ اور نفس انسان کے اندر ایسی قوت وصلاحیت وتوانائی ہے جس کی نشوونما کر کے 91/9، انسان اپنے سے مسلک روح کو ظاہر کر سکتا ہے جو کہ ایک مخلوق کے طور پر اللہ کی صفات کا عکس ہوتی ہے۔ ایسے ہی شخص کو اللہ کا مقرب کہا جاتا ہے)۔

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۳﴾ ع 5/10/6

53- (یعنی اُس درست راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہو، جو) اللہ کا راستہ ہے۔ (اور اللہ) وہ ہے جس کے لئے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے یعنی جو کچھ ساری کائنات میں ہے، (سارے کا سارا اُسی کا ہے)۔ خبردار ہو جاؤ! تمہارے کئے ہوئے سارے کے سارے کام اُسی کی طرف واپس چلے جا رہے ہیں (جہاں اُن کے مطابق تمہاری جوابدہی ہوگی)۔